محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

نگران اعلیٰ: حافظ ضیاء اللہ رؤف
ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

بیادگار
حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ
مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ
حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

ماہنامہ مجلّہ
حاصل پور

المحمدیہ

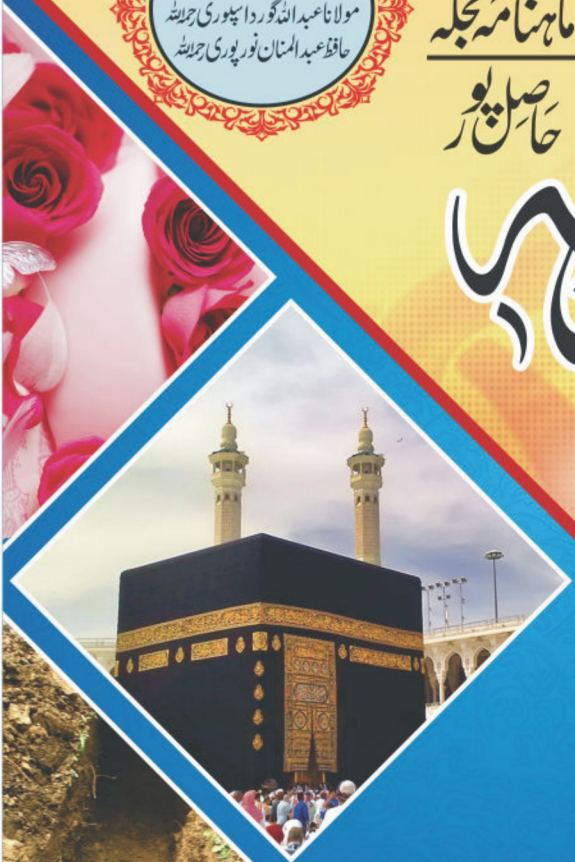

محرم 1435ھ
نومبر 2014ء

شمارہ نمبر 07

- معجزہ اور کرامات
- رحماءُ بینھم
- مکہ سے آپ ﷺ کا پیار
- ماہِ محرم اور اس میں ہونے والی بدعات
- نماز جنازہ میں صفوں کے طاق کا مسئلہ
- نماز جنازہ جہری اور سری قرآت کا مسئلہ

ناشر
محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور
0301-6131916 - 0313-2501221

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی ماہنامہ مجلّہ

المحمدیہ

حاصل پور
جلد نمبر 1

چیف ایڈیٹر	شمارہ نمبر 7	چیف ایگزیکٹو
مجیب الرحمن سیاف	محرم 1435ھ نومبر 2014ء	میاں شعیب انجم

معاون ایڈیٹر	لیگل ایڈوائزر	سب ایڈیٹر
زاہد محمود نیازانی، قاری عثمان فاروقی	توقیر احمد گل (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)	عبدالشکور فائق

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)
مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)
مولانا عبدالقدوس (چشتیاں)
مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)
حافظ ادریس ضیاء حفظہ اللہ (وھاڑی)
مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)
مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)
مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)
مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا ریاض الرحمن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)
مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (گاگومنڈی)

خط وکتابت

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون

ماہانہ
20.....روپے
سالانہ
240.....روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل، فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن مینجر

زبیر الرحمن حاصلپوری
0313-2501221
062-2442916

نوٹ:

مجلہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن مینجر کے نمبر پر کال کیجیے۔

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

شعبہ ہی نمائندہ حاصل پور

محمد عمران حاصل پوری
0321-7592205
0306-8917086

آئینہ مضامین

درس قرآن	ایمان لاؤ مگر کیسا...؟	ابوعبدالرحمٰن حاصل پوری	3
درس حدیث	مکہ سے آپ ﷺ کا پیار	عبدالشکور فائق	4
فقہ وفتاویٰ	اَحکام مسائل	الشیخ عبداللطیف	5
فہم قرآن	تفسیر القرآن (سوالا جوابا)	محمد عظیم حاصل پوری	7
رد بدعات	ماہِ محرم اور اس میں ہونے والی بدعات	محمد عظیم حاصل پوری	10
سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم	**رحماءُ بینھم**	مجیب الرحمٰن سیاف	22
معجزات	معجزہ اور کرامات ①	محمد سعید السدلیس	30

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 | گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 | گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 | گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 | رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 | وزیر آباد: اسامہ اشرف 03066284139 | ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 | چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 | میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 | وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 | ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 | فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا 03007435242 | ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی 03369752963 | مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03007851291 | میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 0302-6256749

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

ایمان لاؤ مگر کیسا...؟

ابوعبدالرحمٰن حاصل پوری

﴿ وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنۡ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ ﴾

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں (یعنی صحابہ) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم ایسا ایمان لائیں جیسا کم عقل لائے ہیں' خبر دار ہو جاؤ یقیناً یہی کم عقل' بیوقوف ہیں' لیکن جانتے نہیں۔'' [سورۃ البقرۃ: ۱۳]

منافقین نے فوری فائدے کے لیے، دیر سے ملنے والے فائدے کو نظر انداز کر دیا اور آخرت کی پائیدار اور دائمی زندگی کے مقابلے میں دنیا کی فانی زندگی کو ترجیح دی اور اللہ کی بجائے لوگوں سے ڈرنا شروع کر دیا اور یہی بہت بڑی سفاہت (بے وقوفی) ہے۔ جبکہ یہ لوگ سچے مسلمانوں کو بے وقوف کہا کرتے تھے۔ اور کسی اعلیٰ تر مقصد کے لیے دنیوی مفادات کو قربان کر دینا بے وقوفی نہیں' عین عقلمندی اور سعادت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسی سعادت مندی کا ثبوت مہیا کیا۔ اس لیے وہ پکے مومن ہی نہیں بلکہ ایمان کے لیے ایک معیار اور کسوٹی ہیں' اب ایمان انہی کا معتبر ہوگا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان لائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ﴾ [سورۃ البقرۃ: ۱۳۷]

''تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم (صحابہ) ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یافتہ ہو جائیں''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ نے بندوں کے دلوں کو دیکھا تو تمام دلوں سے بہتر دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو پایا انہیں چن لیا اور ان کو رسالت عطا کر دی پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے بعد بندوں کے دلوں کو دیکھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے دلوں کو سب سے بہتر پایا تو انہیں اپنے نبی کے وزیر بنا یا دیا جو اس کے دین کی خاطر لڑتے ہیں۔'' مسند احمد: ، ۳۶۰۰،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس حدیث

مکہ سے آپ ﷺ کا پیار

عبدالشکور فائق (مدیر جامعہ تعلیم الاسلام کھچی والا)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ: «مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ». [الترمذی، المناقب (٣٩٢٦) سنده حسن]

''ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے فرمایا: تو تمام شہروں سے بڑھ کر کس قدر اچھا اور پاکیزہ ہے اور تو مجھے کس قدر زیادہ پیارا ہے اگر تیری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی اور شہر میں نہ سکونت اختیار کرتا۔''

مکہ کائنات میں سب سے زیادہ عظمت وحرمت والا شہر ہے اس کی عظمت کی کئی ایک وجوہات ہیں جن میں سے ایک یہ ہیں کہ اس میں اللہ کا گھر بیت اللہ ہے۔اس کی طرف منہ کر کے بول و براز کرنا سخت منع ہے' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''کہ نبی ﷺ نے پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے منع فرمایا' نیز آپ ﷺ کی رحلت سے قبل آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف منہ کر کے (عمارت میں) قضاء حاجت کرتے ہوئے دیکھا گیا۔'' الترمذی، الطهارة (٩) صحيح

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پشت کرنا منع ہے البتہ یہ ممانعت فضا میں ہے عمارتوں میں نہیں۔قبلہ کی طرف تھوکنا حرام ہے۔سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :''نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں قبلہ والی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو کنکری کے ساتھ دیوار سے کھرچ دیا۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص بھی اپنے سامنے (قبلہ کی جانب) یا دائیں جانب نہ تھوکے۔البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک لینا درست ہے۔'' صحيح البخاری (٣٩٧)

فقہ وفتاویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أحکام ومسائل

الشیخ عبداللطیف حفظہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ بہاولپور)

سوال: کیا نماز جنازہ میں صفوں کی کوئی قید ہے یعنی جفت یا طاق کی؟ وضاحت فرمائیں..؟

جواب: بعض لوگ اس سلسلہ بلاضرورت سختی سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صفیں طاق ہونی چاہییں یا تین سے زائد ہونی چاہییں لیکن اسلام نے ایسی کوئی قید اور پابندی نہیں لگائی بلکہ حسب ضرورت کم یا زیادہ، طاق یا جفت صفیں بنائی جاسکتی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ ہم نے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں پڑھا ((وَنَحْنُ صُفُوْفٌ))

''ہماری کئی صفیں تھیں۔'' بخاری، الجنائز، باب الصفوف علی الجنازة (۱۳۲۰)

اور ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا نماز جنازہ پڑھایا تو:

((فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ))

''پھر ہم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری دو صفیں بنائیں''

مسلم، الجنائز باب التکبیر علی الجنازة (۹۵۲)

اور جو لوگ طاق صفیں اور تین سے زیادہ کی پابندی عائد کرتے ہیں ان کے پاس کوئی مرفوع صحیح روایت دلیل نہیں ہے۔

سوال: کیا نماز جنازہ میں قرأت سری ہونی چاہیئے یا جہری یا دونوں طرح درست ہے..؟

جواب: نماز جنازہ میں قرأت سری اور جہری دونوں طرح قرأت کرنے میں رخصت ہے۔

ا..... جہری جنازے کی دلیل

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو دعائیں پڑھیں میں نے وہ دعائیں یاد کرلیں۔

مسلم، الجنائز باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ (۹۶۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نماز جنازہ پڑھایا اور انہوں نے

((فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً وَجَهَرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ))

''اس میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھی اور اونچی آواز سے قرأت کی پھر جب فارغ ہوئے تو فرمانے لگے یہ سنت اور حق (جائز) ہے۔''

نسائی، الجنائز، باب قرأۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ (۱۹۷۸) صحیح

۲.....سری نماز جنازہ کی دلیل

حضرت ابوامامہ بن سہیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

((السُّنَّةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يَقْرَأَ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى بِأُمِّ الْقُرْآنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرَ ثَلَاثًا وَالتَّسْلِيمُ عِنْدَ الْآخِرَةِ))

''نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد ہلکی آواز میں سورۃ فاتحہ پڑھی جائے پھر تین تکبیریں کہی جائیں اور آخری تکبیر کے ساتھ سلام پھیر دیا جائے۔''

نسائی، الجنائز، باب الدعاء (۱/ ۲۸۱) صحیح

فہم قرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دسویں قسط

آیئے قرآن سمجھیں

(سوالاً جواباً)

محمد عظیم حاصل پوری

سوال: جنتی پھل کیسے ہونگے....؟

جواب: دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے مگر ذائقہ مختلف ہوگا۔ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنتی پھل اور دنیا کے پھل صرف نام میں مشابہت ہے ورنہ کہاں یہاں کی چیز، کہاں وہاں کی؟ یہاں تو فقط نام ہی ہے۔(تفسیر ابن جریر الطبری (۱/ ۳۹۲)

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دنیا کے پھلوں جیسے پھل دیکھ کر کہہ دیں گے کہ یہ تو دنیا میں کھا چکے ہیں مگر جب چکھیں گے تو لذت کچھ اور ہی ہوگی۔ (تفسیر ابن جریر الطبری :۳۹۶۱)

جنتی پھل من پسند ہوں گے اور ہمیشہ رہیں گے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ﴾

اور جو پھل وہ چاہیں گے (ان کے لیے حاضر ہوں گے) (مرسلات ۷۷:۴۱)

ایک دفعہ دورانِ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت دیکھائی گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت کے پھلوں کے گوشے دیکھائے گئے۔

﴿لَوْ اَخَذْتُهُ لَا كَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا﴾

''اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم لوگ اسے کھاتے رہتے۔''

(صحیح مسلم ، صلاۃ الکسوف ، باب ما عرض علی النبی فی ساعۃ الکسوف . . .

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَزَعَ ثَمْرَةً مِنَ الْجَنَّةِ عَادَتْ مَكَانَهَا اُخْرٰى﴾

''جب کوئی آدمی جنت سے پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے گا۔

مجمع الزوائد(۴۱۴۱۰)صحیح

سوال: جنتی خواتین کیسی ہونگی؟

جواب: جنت میں اہل جنت کے لیے دنیا کی خواتین میں کچھ بیویاں ہونگی اور کچھ اللہ کی جنت کی مخلوق حوریں ہونگی۔

جنتی عورتوں کی چند ایک صفات یہ ہیں۔

۱۔تمام ظاہری آلائشوں (مثلاً حیض ،نفاس ، پیشاب ، پاخانہ ،تھوک ،منی)اور باطنی آلائشوں (مثلاً غصہ،حسد۔۔۔) سے پاک ہونگی۔(تفسیر ابن جریر الطبری:۱/ ۳۹۶)

۲۔شوہروں کی ہم عمر، کنواری، محبت کرنے والی۔ارشاد ہوتا ہے:

﴿إِنَّـا أَنشَـأْنَـاهُنَّ إِنشَاء ، فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَاراً ، عُرُباً أَتْرَاباً ، لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ﴾

''ہم نے ان (حوروں) کو پیدا کیا' تو ان کو کنواریاں بنایا' (اور شوہروں کی) پیاریاں اور ہم عمر' داہنے ہاتھ والوں کے لئے۔'' (واقعہ :۵۶/ ۳۵، ۳۸)

۳۔حسن و جمال اور حسین سیرت والیاں۔ارشاد ہوتا ہے:

﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾

''ان میں کئی خوب سیرت، خوبصورت عورتیں ہیں۔''

''جنت میں (اہل جنت کے لیے) خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہونگی۔''

۴۔جنتی خواتین میں سے اگر کوئی عورت دنیا میں جھانک لے تو مشرق و مغرب کی ہر چیز روشن ہو جائے ،جنتی عورت کا ڈوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔

(بخاری ، الجهاد ، باب الحور العين و صفتهن)

۵۔جنتی عورت ستر جوڑے پہنے ہوگی جن میں سے اسکی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔

(ترمذی ، الجنة ، باب ماجاء فی صفة الجنة)

۶۔ہر جنتی کو اللہ بنات آدم سے دو دو بیویاں عطا فرمائے گا اور حوریں اس کے علاوہ ہونگی اور جنت میں داخل ہونے والی خواتین اپنی مرضی اور اللہ کے مطابق اپنے دنیاوی شوہروں کی بیویاں بنیں گی

۔(بشرطیکہ وہ شوہر جنتی ہوں) ورنہ اللہ تعالیٰ انہیں کسی دوسرے جنتی سے بیاہ دیں گے۔جن خواتین کے دنیا میں (فوت ہونے کی صورت میں) دو یا تین یا اس سے زائد شوہر ایسے ہونگے ان خواتین کو اپنی مرضی اور پسند کے مطابق کسی ایک کے ساتھ بیوی بن کر رہنے کا اختیار دیا جائے گا جسے وہ خود پسند کرے گی اس کے ساتھ رہے گی۔ (النهاية لابن كثير ، الفتن والملاحم :٢/ ٣٨٧)

جنتی حوروں کی چند صفات

عفت مآب، حیادار، موتیوں جیسی، خوبصورت، شوہروں کی ہم عمر

﴿فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ، فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ، كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾

''ان میں سے نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں، جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہے اور نہ کسی جن نے، تو تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ گویا وہ عورتیں یاقوت اور مرجان ہیں۔'' (رحمن :٥٥/ ٥٦، ٥٩)

﴿وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ، كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ﴾

''اور ان کے پاس نگاہ نیچے رکھنے والی، موٹی آنکھوں والی عورتیں ہوں گے۔جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہوں۔'' (صافات:٣٧/ ٤٨، ٤٩)

﴿وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ﴾

''اور ان کے پاس نگاہ نیچے رکھنے والی ہم عمر عورتیں ہوں گے۔'' (صٓ:٣٨/ ٥٢)

﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾

''سفید جسم، سیاہ آنکھوں والی عورتیں، جو خیموں میں روکی ہوئی ہیں۔''

سیدنا انس کہتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جنت میں موٹی آنکھوں والی حوریں یہ (ترانہ) گاتی ہیں۔ہم خوبصورت اور نیک سیرت حوریں اپنے محبوب شوہروں کے لیے محفوظ کی گئی ہیں۔''

(صحيح الجامع الصغير:١٥٩٨)

ماہِ محرم اور اس میں ہونے والی بدعات

محمد عظیم حاصل پوری

اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم ہے جس کا معنی حرام کیا گیا، عزت سے نوازا گیا، قابل احترام وغیرہ اس مہینے کا نام محرم اس لیے رکھا گیا کہ اس میں اہل عرب قتل کو اپنے اوپر حرام سمجھتے تھے۔ یہ مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ یعنی ماہِ محرم اسلامی سال کا اور چار مہینوں میں پہلا مہینہ ہے جنھیں قرآن مجید میں ﴿اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ﴾ [البقرۃ: ۱۹۴] ﴿اَلْاَشْهُرُ الْحُرُمُ﴾ [التوبۃ: ۵] اور ﴿اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ کہا ہے۔[التوبۃ: ۳۶] بعض جاہل اسے سوگ کا مہینہ بھی کہتے ہیں۔ ذیل میں ہم فضائل ماہ محرم اور اس میں ہونے والی بدعات کا ذکر کریں گے۔

فضائل محرم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَات وَالأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلاَ تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ أَنفُسَكُمْ وَقَاتِلُوْا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ [التوبۃ:۳۶]

''اللہ کے نزدیک مہینے گنتی میں (بارہ ہیں یعنی) اس روز (سے) کہ اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، کتابِ الٰہی میں (برس کے) بارہ مہینے (لکھے ہوئے) ہیں اُن میں سے چار مہینے ادب کے ہیں۔ یہی دین کا سیدھا راستہ ہے تو ان مہینوں میں (قتالِ ناحق سے) اپنے آپ پر ظلم نہ کرنا۔ اور تم سب کے سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب کے سب تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کیساتھ ہے۔''

یہ عزت وحرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''سال بارہ مہینوں میں ہوتا ہے ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں تین تو مسلسل (لگاتار) ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ چوتھا رجب مضر ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان پڑتا ہے۔'' صحیح بخاری، التفسیر (۳٦٦۲)

نئے اسلامی سال کا آغاز

ماہِ محرم کو ایک فضیلت یہ بھی حاصل ہے کہ سن ہجری یعنی نئے اسلامی سال کا آغاز اسی ماہ مقدس سے ہوتا ہے اور یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور مسلم ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد عظیم سے لے کر آج تک پوری امت اس پر متفق چلی آرہی ہے کہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم ہے اور یہ ایک ایسی یکتا فضیلت و خصوصیت ہے جو کسی اور مہینے کو حاصل نہیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تاریخ کا مسئلہ سامنے آیا تو مختلف آراء کے بعد بالاتفاق ہجرت نبوی کو اسلامی تاریخ کا نقطہ آغاز تسلیم کیا گیا اور اسی طرح مہینے کے سلسلے میں بھی ماہِ محرم ہی سال کا پہلا مہینہ قرار دیا گیا جس کی کئی وجوہات تھیں۔۱۔حرمت والا مہینہ ہے۔۲۔لوگوں کی حج سے واپسی کا مہینہ ہے۔۳۔قدیم عرب میں بھی محرم ہی کو اول مہینہ شمار کیا جاتا تھا۔۴۔شارح بخاری حافظ ابن حضر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محرم کو اسلامی مہینہ اس لیے قرار دیا گیا ہے کیونکہ ہجرت کا ابتدائی عزم محرم ہی میں ہوا تھا کیونکہ بیعت عقبہ ذوالحجہ میں ہوئی یہی ہجرت کی تمہید اور اس کا محرک بنی اس کے بعد پہلا چاند محرم ہی کا تھا تو اس سے ابتدائے تاریخ مناسب تھی اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بقول یہ سب سے زیادہ قوی مناسبت ہے۔

اسلامی کیلنڈر کا آغاز اور وجہ تسمیہ

اس وقت دنیا میں بہت سے کیلنڈر رائج ہیں۔ایک جو مروجہ ہے ہمارے ہاں عام چلتا ہے اس کو عیسوی کہا جاتا ہے اس کی نسبت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے کہ یہ آپ کی پیدائش سے شروع ہوا۔ایک یہودیوں کا ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی فلسطین پر تخت نشینی سے شروع

ہوتا ہے۔ایک بکرمی سن ہے جو بکرماجیت کی پیدائش کی یادگار ہے اسی کو دیسی سن بھی کہا جاتا ہے۔اسی طرح لیبیا میں معمر قذافی نے نبی علیہ السلام کے وفات کے حوالے شروع کروا رکھا تھا۔جو اسلامی کیلنڈر ہے اس کی ابتداء ہجرت مدینہ سے کی گئی ہے۔

سبب تقویم

ایک شخص یمن سے آیا اس نے آ کر بتایا کہ میں نے وہاں ایک چیز دیکھی ہے جسے تاریخ کہتے ہیں وہ لوگ سال اور ماہ کا اپنے معاملات میں تذکرہ کرتے ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ سے نے فرمایا کہ یہ اچھا ہے۔اس کے بعد مشاورت ہوئی کہ ہم اپنے سن کا آغاز کہاں سے کریں؟ تو کچھ نے مشورہ دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے، کسی نے کہا بعثت سے، کسی نے ہجرت کا مشورہ دیا، پھر مہینے کا مشورہ ہوا کچھ نے رمضان کا کہا، کچھ نے رجب کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محرم کا مشورہ دیا اسی پر اتفاق ہوا۔حضرت علی، حضرت عثمان اور حضرت عمر رضی اللہ عنھم سب کی رائے بھی یہی تھی۔ فتح الباری :۷۲۶۹۔

ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہمارے پاس آپ کے خطوط آتے ہیں جن میں تاریخ درج نہیں ہوتی، جس پہلے اور بعد کا پتہ نہیں چلتا، آپ نے تمام لوگوں کو جمع کیا کچھ نے کہا اسلامی تاریخ کا آغاز بعثت سے کیا جائے، کچھ نے کہا ہجرت سے کیا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہجرت نے حق و باطل میں تفریق کی ہے تو پھر اسی سے تاریخ کا آغاز کر لو اس پر سب کا اتفاق ہو گیا، یہ سترہ ہجری کی بات ہے۔کچھ نے کہا سال کا آغاز رمضان کے مہینے سے کیا جائے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محرم سے کیا جائے۔اس مہینہ میں لوگ حج سے واپس پلٹتے ہیں پھر اسی پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ فتح الباری:۷۲۶۸ ۔

ہجرت کی تیاری ذوالحجہ میں ہوئی اور ہجرت محرم میں ہوئی۔

شھر اللہ:

ماہ محرم کی فضیلت اس حدیث مبارکہ سے بھی واضح ہوتی ہے جس میں اس مہینہ کی نسبت (تشریفا) اللہ

تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمَ))

''ماہ رمضان کے بعد سب مہینوں سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔''

صحيح مسلم،الصوم، باب فضل صوم المحرم (۲۷۱۳)

اس حدیث مبارکہ میں اس مہینہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر کے اس کی فضیلت کو واضح کیا گیا ہے جیسا قرآن مجید میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ،کلمۃ اللہ اوسیدنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ناقۃ اللہ کہا گیا ہے۔انہی نسبتوں کی طرح ماہ محرم کی نسبت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے ہوئے اسے شھر اللہ قرار دیا گیا ہے۔

ماہِ محرم کے روزوں کی فضیلت:

اس مہینہ کے روزے رمضان کے علاوہ بقیہ تمام مہینوں کے روزوں سے افضل ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔'' صحيح مسلم، باب فضلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمَ (۲۸۱۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ))

''اللہ تعالیٰ یوم عاشورا کے روزے کے عوض گذشتہ سال کے گناہ معاف فرمادیں گے''

صحيح مسلم، الصيام، باب استحباب صيام ثلثه . . . . (۱۱۶۲)

یوم عاشوراء کی فضیلت:

لوگوں میں یہ بات معروف ہے کہ محرم اور بالخصوص یوم عاشوراء کی فضیلت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں اس مہینے کی فضیلت کو بالعموم اور یوم عاشوراء کی عظمت کو بالخصوص سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں کیونکہ دین اسلام سیدنا

حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے تقریباً نصف صدی پہلے مکمل ہو گیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے درج ذیل فضائل منقول ہیں۔

۱۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((هذا يوم صالح))''یہ نیک دن ہے۔''

صحيح بخاري (٦٠٠٤)

۲۔((هٰذا يوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ))

''اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دی۔''صحيح بخاري، (٢٠٠٤)

۳۔((هٰذا يو م عظيم))''یہ ایک عظیم دن ہے۔'' صحيح مسلم (١٤٣٠)

۴۔یہود و نصاریٰ اس دن کی تعظیم کرتے تھے۔ صحيح مسلم (١١٣٤)

۵۔سیدنا موسیٰ علیہ السلام شکرانہ کے طور پر اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ صحيح مسلم، ١١٣٠)

۶۔یہودی یوم عاشوراء کا روزہ رکھ کر اسے عید مناتے اور اپنی عورتوں کو زیورات پہناتے اور ان کا بناؤ سنگھار کرتے۔ صحيح مسلم (١١٣١)

۷۔قریش بھی دور جاہلیت میں اس دن روزہ رکھتے تھے۔ صحيح بخاري (٢٠٠٢)

۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزہ رکھا اور رکھنے کا حکم دیا تھا۔ صحيح بخاري (٢٠٠٤)

۹۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء کے روزہ میں یہود کی مخالفت کا پختہ عزم کیا۔ مسلم (١١٣٤)

۱۰۔اسی دن کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ صحيح بخاري، الحج (١٥٩٢)

﴿تلك عشرة كاملة﴾

عاشوراء کا روزہ کب رکھا جائے:

عاشوراء کے روزے کی فضیلت ہم فضائل محرم کے تحت بیان کر آئے ہیں۔ عاشوراء کا روزہ کب رکھا جائے گا اس کے بارے میں اہلِ علم کی آراء مختلف ہیں لیکن سب سے راجح بات یہی ہے کہ یہ نو اور دس محرم کو رکھا جائے کیونکہ:

۱۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کا روزہ خود رکھا اور اہل کتاب کی مخالفت کے لیے نویں کے روزے کی خواہش

فرمائی:لئن بقیت لا صومن التاسع

۲۔نویں محرم کے روزے کا اعلان محض یہود نصاریٰ کی مخالفت کی بنا پر کیا گیا تھا کیونکہ اگر آپ ﷺ نویں کا اعلان نہ فرماتے اور یہود کی مخالفت میں دسویں کا روزہ ترک کر دیتے تو امت مسلمہ ایک بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جاتی چنانچہ مفسر قرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِلٰى قَابِلٍ صُمْتُ التَّاسِعَ مَخَافَةَ أَنْ يَفُوْتَنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ)) طبراني في الكبير (٢٢٦١٥، ١٠٦٦٤)

''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ان شاء اللہ نو محرم کو روزہ رکھوں ااس سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں مجھ سے یوم عاشوراء کی (فضیلت) فوت نہ ہو جائے۔''

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے دس محرم کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا تو لوگوں نے کہا یقیناً یہود و نصاریٰ اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔(اس لیے روزہ رکھتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَاكَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ))

''آئندہ سال ان شاء اللہ ہم نو محرم کا روزہ رکھیں گے''

لیکن آئندہ سال (اس دن) سے پہلے ہی آپ ﷺ اس دنیا کو چھوڑ گئے۔

صحيح مسلم، الصيام، باب اى يوم الصيام فى عاشوراء(١١٣٤)وابوداؤد(٢٤٤٥)]

۳۔نویں اور دسویں کے روزے سے نبی ﷺ کی قولی اور فعلی سنت پر عمل اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت سے آدمی کامل اجر و ثواب کا مستحق بن جاتا ہے۔ان شاء اللہ

ماہِ محرم اور بدعات و رسومات:

فوت شدہ پر تبرأ بازی

ماہِ محرم کا مہینہ شروع ہوتے ہی بعض حضرات کی طرف سے طرح طرح کی بدعات دیکھنے میں آتی

ہیں۔ کچھ لوگ یوم عاشوراء میں نوحہ و ماتم کرتے ہیں، منہ پیٹتے ہیں، مرثیے پڑھتے ہیں، پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر خود کو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا قیدی قرار دیتے ہیں، یہی نہیں بلکہ سلف صالحین وصحابہ کرام کو گالیاں دیتے اور طعن کرتے ہیں۔ (معاذ اللہ) اور ان بے گناہ لوگوں کو لپیٹ میں لے لیتے ہیں جن کا واقعہ شہادت سے دور نزدیک کا بھی کوئی تعلق نہیں تھا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا))

''مردوں کو گالی مت دو کیونکہ وہ اپنے کیے کو پہنچ گئے ہیں۔''

صحيح بخاري، الجنائز، باب ما ينهىٰ عن سب الاموات

بلکہ جب لوگوں نے ابوجہل جیسے کافر کو گالیاں دینی شروع کیں تو آپ ﷺ نے انھیں منع کیا اور فرمایا:

((لَا تَسُبُّوْ أَمْوَاتَنَا، فَتُؤْذُوْا أَحْيَاءَ نَا))

''ہمارے مرے ہوؤں کا گالیاں مت دو کیونکہ اس سے ہمارے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔''

سنن النسائي، باب القسامة القود من اللطمة (٤٧٧٩)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی

شیعہ حضرات اس ماہ میں بالخصوص اور دوسرے مہینوں میں بالعموم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ رب العزت نے صحابہ کی جماعت کو ایمان کا معیار قرار دیا ہے:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (البقرة:١٣٧)

''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائے جس تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو محض وہ مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا وہی سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پاکباز ہستیوں کے بارے زبان طعن دراز کرنے سے منع

فرمایا ہے:

لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِی ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ ، وَلاَ نَصِيفَهُ

بخاری ، المَنَاقِبِ ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا ، ٣٦٧٣ ،

''میرے صحابہ کو گالی مت دو اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان کے، خرچ کیے ہوئے، ایک مد یا نصف مد کے برابر نہیں ہوسکتا۔''

اور اگر کوئی ایسی مجلس ہو جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاکباز شخصیات کو شب وشتم کیا جاتا ہو ایسی مجلس میں شریک نہیں ہونا چاہیے اگر کوئی شریک ہو وہ مجلس سے اٹھ جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

''اور بلاشبہ اس نے تم پر کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کو سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو ان کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ بے شک تم بھی اس وقت ان جیسے ہو بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔'' (النساء: ١٤٠)

جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب وشتم کرتا ہے اس کے بارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لعنتی ہے:

((مَنْ سَبَّ أَصْحَابِی ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)) الصحيحة: ٢٣٤٠۔

''جو میرے صحابہ کو گالی دے اس پر اللہ کی فرشتوں کو اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔''

سوگ کا مہینہ سمجھنا:

بعض لوگ اس ماہِ معظم کو سوگ کا مہینہ قرار دیتے ہوئے اس میں بیاہ شادی کو ناجائز سمجھتے ہیں، بلکہ جن لوگوں کی نئی نئی شادی ہوئی ہوتی ہے ان کو شادی کے بعد آنے والے پہلے محرم میں خاوند سے الگ کر

کے میکے بلوالیا جاتا ہے، حالانکہ اسلام میں یہ مہینہ قطعاً سوگ کا نہیں اور نہ ہی اسلام سالوں اور صدیوں تک کسی میت پر سوگ کی تعلیم دیتا ہے، بلکہ اسلام میں سوگ کا تعلق صرف عورت کے ساتھ ہے کسی مرد کے لیے سوگ ثابت نہیں اور عام عورتوں کے لیے شریعت نے تین دن تک جبکہ بیوہ ہو جانے والی عورت پر چار ماہ دس دن سوگ رکھا ہے۔ (صحیح بخاری، الطلاق (٥٣٣٤)

سوگ کا مطلب ہے ترک زینت یعنی عورت ان ایام میں نہ سرمہ لگائے نہ کنگھی وخوشبو کا استعمال کرے اور نہ ہی نئے رنگین کپڑے پہنے اور نہ ہی خضاب لگائے اور نہ ہی مہندی، نیل پالش اور زیور وغیرہ کا استعمال کرسکتی ہے۔

قبرستان جانا:

شریعت اسلامیہ میں آخرت کی یاد اور نصیحت کے لیے قبرستان جانا کوئی معیوب نہیں، لیکن ہمارے معاشرے میں نویں اور دسویں محرم کو قبرستان میلے کا سماں پیش کررہے ہوتے ہیں، وہاں پر بے پردگی، غیر محرم سے اخلاط سے قطع نظر قبروں پر مٹی ڈالنا، لیپا پوتی کرنا اور قبروں پر دال چاول وغیرہ پھینکنا یہ سب غیر شرعی امور اور بدعات وخرافات کے زمرے میں آتے ہیں۔

سیاہ لباس کا استعمال:

اسی طرح بالخصوص اس مہینے میں سوگ کے طور پر لوگ سیاہ لباس یا سیاہ قمیض اور سفید شلوار کا استعمال کرتے ہیں، حالانکہ یہ لباس روافض کے بدعتی نظریات کے عکاس ہیں۔ لہٰذا محرم میں اہل بدعت کی مشابہت سے بچنے کے لیے بالخصوص سیاہ لباس یا سیاہ قمیض اور سفید شلوار پہننے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

''جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔''

صحیح ابی داؤد ، اللباس ، باب فی لبس الشهرة(٣٤٠١) صحیح

غیر اللہ کی نذر ونیاز:

نذر ایک عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ ہی کے لیے ہے، اس میں کسی غیر کو شریک کرنا حرام اور

موجب جہنم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

اس نے تو تم پر مردار اور خون اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے ، پھر جو مجبور کر دیا جائے اس حال میں کہ وہ بغاوت کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے گزرنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ بے حد بخشنے والا ، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

البقرة(۱۷۳)

''اور انہوں نے اللہ کے لیے ان چیزوں میں سے حصہ مقرر کیا جو اس نے کھیتی اور چوپاؤں میں سے پیدا کی ہیں پھر انہوں نے کہا یہ اللہ کے لیے ہے ان کے خیال کے مطابق اور یہ ہمارے شریکوں کے لیے ہے ، پھر جو ان کے شرکاء کا حصہ ہے وہ اللہ کی طرف نہیں پہنچتا اور جو اللہ کا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ہے برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔'' الانعام (۱۳۶)

''اور تم جو بھی خرچ کرو کوئی خرچ ، یا تم نذر مانو کوئی نذر تو بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔''

البقرة(۲۷۰)

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں ایسی بات بتائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصا آپ کے ساتھ کی ہو تو فرمانے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کوئی ایسی خاص بات نہیں کی جو لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے ، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی بدعتی کو پناہ دے ، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے نشانات کو مٹائے''۔

مسلم الاضاحی باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالی ، نسائی ، الضحایا باب من ذبح .

لیکن افسوس محرم میں کتنے کلمہ پڑھنے والے کربلا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی نذر و نیاز دینے والے ہوتے ہیں۔ ۱.....شہداء کربلا کے نام پر دودھ اور شربت کی سبیلیں بلکہ بعض سبیلوں پر تو یہ شعر بھی لکھا ہوتا ہے۔ ''پیو پانی تو یاد کرو پیاس حسین کی، یہ سبیل ہے حسین کے نام کی'' ۲.....قسم قسم کے کھانے پکا کر تقسیم کرنا۔

۳.....سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر آبخورے اور مٹی کے چھوٹے چھوٹے برتن (کجیاں ٹھوٹھیاں) بھر کر بانٹنا حالانکہ یہ سب حرام امور ہیں۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا فقیر بنانا:

نذر غیر اللہ کی ایک شرکیہ شکل یہ بھی سامنے آتی ہے کہ محرم میں بعض اچھے بھلے لوگ بچوں کو ساتھ لیے لوگوں کے دروازے پر بھیک مانگتے نظر آتے ہیں جن کی جاہلانہ سوچ یہ ہوتی ہے کہ ہماری اولاد زندہ نہیں رہتی تھی کسی (شیطان) نے کہا تمھارے جو بچہ پیدا ہوا اس کو حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا فقیر بنا دینا اس کے بعد تمھارے بچے نہیں مریں گے۔ (نعوذ باللہ) حالانکہ اولاد دینے والا اور روکنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ، اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾

''(تمام) بادشاہت اللہ ہی کی ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے وہ تو جاننے والا (اور) قدرت والا ہے'' [سورۃ الشوریٰ:۴۹، ۵۰]

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ﴾ [فاطر: ۱۵]

''اے لوگو! تم سب اللہ کے در کے فقیر ہو''

تعظیم کی ایک وجہ

کچھ لوگ محرم کی تعظیم اس لیے کرتے ہیں کہ اس میں شہادت حسین رضی اللہ عنہ ہوئی ہے،اس کی تعظیم کا یہ سبب قطعا نہیں ہے اگر شہادت ہی ہوتو پھر یکم محرم کو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی ہے۔نہ اس کی کوئی سرکاری چھٹی نہ اس کا سوگ!اصل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے دشمنوں اوران سے بغض رکھنے والوں کے عقائد ونظریات ہمارے اندر آ گئے ہیں جن کی وجہ سے یہ شور شرابہ ہوتا ہے۔اور کہا تا ہے:

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

یہ بات بے بنیاد ہے اگر ایسا ہی تھا تو واقعہ کربلا کے بعد جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو اسلام کے ماننے والے بھی ختم ہو جاتے لیکن اس کے برعکس.....

عقیدہ امامت:

شیعوں کے بارہ امام ہیں ان میں سے ایک امام غائب ہے جس کے پاس ان کے عقیدے کے مطابق اصل قرآن ہے جس کے چالیس پارے ہیں۔انا نحن نزلنا الذکر . اور یہ سب معصوم ہیں حتی کہ ان کا مقام انبیاء سے بھی زیادہ ہے۔ان کے پاس اول آخر سب علم ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ کے بارے میں ان کا نظریہ ہے کہ ان کو وہ خوبیاں دی گئی ہیں جوان سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں انبیاء کو بھی نہیں سب مصیبتوں اور آفتوں کا علم عطاء کیا گیا ہے انساب اور فصل الخطاب کا علم دیا گیا ہے۔جو پہلے ہو چکا اور جو بعد میں ہوگا سب برابر ہے۔

الاصول من الکافی: بحواله الشیعه واهل بیت

اسی وجہ سے امام عالی مقام علیہ السلام حضرت حسین رضی اللہ اور حضرت علی رضی اللہ کے بارے میں کہتے ہیں۔لاعلمی کی بنا پر ہماری زبانوں پر بھی یہی الفاظ جاری ہوتے ہیں۔اور یہ شیعہ کے عقائد کی ترجمانی اور تائید ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم

خلفاء راشدین کی باہم محبتوں کو ظاہر کرتی تحریر

رحماءُ بینھم

تحریر..... مجیب الرحمٰن سیاف

حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی وہ نفوس قدسیات ہیں جن کو درجات ومراتب اور عظمت وفضیلت سے نوازا گیا۔ جن کی رسول اقدس ﷺ سے وفاؤں کے تذکرے قرآن میں موجود ہیں اور جن کی پاکیزہ ادائیں آیات بینات کا مظہر ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جو آپس میں تعلق اور باہم محبت تھی قرآن نے ان کو رحماء بینھم کہہ کر بیان کیا ہے' آیئے دیکھتے ہیں صحابہؓ کا باہم کیا رشتہ' تعلق تھا خصوصا جو لوگ خلفاء اربعہ کے متعلق بغض اگلتے ہیں انہیں بھی اپنی کم علمی کا احساس ہو جائے گا۔

آپس میں محبت والفت رکھنے والے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ﴾

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں' کافروں پر بہت سخت ہیں' آپس میں نہایت رحمدل ہیں آپ انہیں اس حال میں دیکھیں گے کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں' اپنے رب کا فضل اور رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں سے سجدے کرنے کے نشان سے ہے۔ ان کا یہ وصف تورات میں اور انجیل میں ہے'' (الفتح:۲۹)

اللہ نے ان کے دل باہم جوڑ دیئے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾(الانفال:٦٣)

''اوراس نے ان کے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی،اگرآپ زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے ان کے دلوں کے درمیان الفت نہ ڈال سکتے لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں الفت ڈال دی ہے، بے شک وہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہمیں آپ پر کوئی غصہ نہیں

ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ،لوگوں کوخطبہ دیااوران کے سامنے عذرپیش کیااورکہا:''اللہ کی قسم میں نے دن رات میں کبھی بھی حکومت کی حرص نہیں کی اورنہ ہی کبھی اس کی خواہش کی اورنہ ہی اللہ عزوجل سے خفیہ اوراعلانیہ کبھی اس کا سوال کیا ہے ۔میں فتنے سے ڈرتا تھااورمیرے لیےامارت میں کوئی سکون نہیں ہے میرے اوپرایک عظیم بوجھ ڈال دیا گیا ہےاللہ کی توفیق کے بغیراس کی میرے اندرہمت اورطاقت نہیں ہے،میری خواہش ہے کہ میری جگہ کوئی قوی آدمی ہوتا مہاجرین نے یہ عذرقبول کرلیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ اورحضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا:ہمیں کوئی غصہ نہیں سوائے اس کے کہ ہمیں مشورہ میں پیچھے رکھا گیا،اورہم سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے سب سے زیادہ حقدار جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی ہیں ۔وہ صاحب الغار ہیں ،ثانی اثنین ہیں ہم ان کے شرف ومنزلت کوسمجھتے ہیں ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حیات تھے تواس وقت آپ علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کولوگوں کونمازپڑھانے کاحکم ارشادفرمایا تھا۔'' فضائل الصحابة لاحمد :٦٢٦۔

قیس خارفیؒ کہتے ہیں کہ:''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا:''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے پھرآپ علیہ السلام کے بعدابوبکر رضی اللہ عنہ آئے ،اورتیسرے نمبر پرحضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پھرہمیں جواللہ نے چاہا فتنے نے آلیا۔'' مسنداحمد:١٠٢٠حسن

فاطمہ بنت رسول رضی اللہ عنہا کا جنازہ

شعبی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ:''جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں توانہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رات

کو دفن کیا، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کندھوں سے پکڑ کر نماز جنازہ کے لیے آگے کر دیا۔''

السنن الکبری للبیھقی:٦٨٩٦۔

جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بیوہ سے نکاح

صاحب اسد الغابہ لکھتے ہیں:''اسماء رضی اللہ عنہا بہت پہلے مسلمان ہوگئیں تھی اور انہوں نے اپنے خاوند جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت حبشہ کی اور وہاں ان کے بطن سے عبداللہ، عون اور محمد پیدا ہوئے ۔جب جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو ان سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا، تو آپ کے ہاں ان کے بطن سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے پھر ان سے نکاح علی رضی اللہ عنہ نے کیا تو پھر آپ کے ہاں یحییٰ پیدا ہوئے۔اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اسدالغابۃ:١/ ١٢۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل ہیں

سوال کرنے والے نے شیعان علی سے تعلق رکھنے والے عالم سے سوال کیا:''دونوں میں سے افضل کون ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ؟ تو جواب دیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تو سائل نے کہا: آپ یہ جواب دے رہے ہیں حالانکہ آپ شیعہ ہیں۔''تو جواب میں کہا وہ سچا شیعہ ہے جو ایسا کہے۔اللہ کی قسم! امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ اس منبر پر فرمایا:''سنو! اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے بہتر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔کیا ہم آپ کی بات کا رد کر سکتے تھے؟ کیا ہم آپ کی بات کو جھوٹا کہہ سکتے تھے؟ اللہ کی قسم آپ رضی اللہ عنہ جھوٹے نہ تھے۔'' تثبیت دلائل النبوۃ لقاضی عبدالجبار:١/ ٦٣

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں:جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت بیمار ہو گئے تو کھڑکی سے لوگوں کی طرف سے دیکھا اور کہا لوگو! میں تم سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں کیا تم اس پر راضی ہو جاؤ گے تو جواب میں لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! ہم راضی ہیں۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم عمر بن خطاب کے سوا (کسی اور پر) راضی نہیں ہیں۔ اسدالغابۃ:٤/ ١٥٦۔

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت

کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر، محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے کہا ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا: عمر، تو میں ڈر گیا کہ اب کی مرتبہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے، تو میں نے اس لئے کہا، تو پھر آپ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں۔ بخاری، المناقب، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا . ۳۶۷۱

سیدنا علی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی باہم محبت

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زکوۃ میں آئے سرکاری اونٹوں کے اندراج کی غرض سے اپنے ساتھ لے گئے، وہاں جا کر دونوں کو تو سایہ دار جگہ میں بٹھا دیا اور خود کڑی دھوپ میں کھڑے ہو کر انہیں اونٹوں کی نشانیاں لکھواتے جا رہے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ محبت وعقیدت سے جناب عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہے تھے اور فرما رہے تھے عثمان رضی اللہ عنہ! قرآن پاک میں جو فرمان ہے:

﴿يَاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ﴾

''اے میرے باپ! اسے اجرت پر رکھ لو کیونکہ سب سے بہتر شخص جسے تو اجرت پر رکھے، طاقتور، امانت دار ہی ہے۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

((هٰذَا الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ)) (تاريخ طبری: ۳/ ۲۷۱)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باب میں ہم جناب علی رضی اللہ عنہ کے وہ تاریخی الفاظ نقل کر چکے ہیں کہ: رسول اللہ کے بعد لوگوں میں بہترین انسان ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں کسی بھی مومن کے دل میں میری محبت اور ان کی عداوت اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ (تاريخ الخلفاء للسيوطي: ص/ ۵۱)

اسی محبت میں آپ نے اپنے ایک بیٹے کا نام بھی ''عمر'' رکھا اور ۱۷ ہجری میں اسی محبت وعقیدت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے جناب علی رضی اللہ عنہ نے اپنی لخت جگر سیدہ ام کلثوم کا نکاح ۴۰۰۰۰ درہم کے عوض حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرما دیا۔

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں پر ایک ساتھ نماز ادا کی تو

مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور خواتین کو قبلہ کی جانب رکھا۔ ان تمام کی ایک صف کی اور حضرت ام کلثوم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا جنازہ اور ان کے ایک لڑکے کا جن کو زید کہتے تھے ایک ساتھ رکھا گیا۔ نسائی، الجنائز، ۱۹۷۸ صحیح

میری عمر، عمر رضی اللہ عنہ کو مل جائے

جعفر بن محمد رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ: ''جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو انہوں نے اہل بدر کے اس گروہ کے پاس آدمی بھیجا جو منبر اور قبر النبی کے درمیان بیٹھا کرتے تھے۔ اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمہیں اللہ کا واسطہ ہے کیا تم اس کام سے راضی ہو؟ تو قوم نے ہچکچاہٹ کا اظہار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے: ''ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی عمریں دے کر اس (عمر رضی اللہ عنہ) کی عمر بڑھا دیں۔'' حلیۃ الاولیاء: ۳/ ۱۹۹،

اعمال میں نمونہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی میت چارپائی پر رکھی گئی تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا وہ لوگ دعا مانگتے جاتے تھے اور نماز پڑھتے تھے اس سے بیشتر کہ جنازہ اٹھایا جائے میں بھی ان ہی لوگوں میں تھا کہ یکا یک ایک شخص نے میرا شانہ پکڑ لیا اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے رحمت کی اور کہا اے عمر رضی اللہ عنہ تم نے اپنے بعد کسی ایسے شخص کو نہیں چھوڑا جو عمل کے اعتبار سے مجھے تم جیسا محبوب ہوتا اور واللہ میں خیال کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے اکثر بیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اور میں گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اور میں داخل ہوا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اور میں نکلا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ (یعنی آپ اپنے ہر کام میں ان کو شریک رکھتے تھے) بخاری، المناقب، ۳۶۸۵۔

ابوحنیفہ احمد بن داؤد الدینوری شیعی نے اپنی کتاب میں لکھا: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ چھتیس (۳۶) ہجری رجب کے بارہ دن گزرنے کے بعد سوموار کے دن کوفہ تشریف لائے پوچھا گیا اے امیر المومنین! محل

میں ٹھہرنا پسند کریں گے؟ تو فرمانے لگے مجھے اس میں ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہیں اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند فرماتے تھے میں بغیر مکان کے ہی ٹھہرنا پسند کروں گا پھر جامع مسجد میں آئے دو رکعت نماز پڑھی پھر کھلی جگہ پر ہی ڈیرہ لگالیا۔'' الاخبار الطوال:۱/ ۱۵۲۔

جناب عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جب آپ کو ابولؤلؤ فیروز نے زخمی کیا تھا تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے میں نے پوچھا اے امیر المومنین! آپ کو کس چیز نے رلا دیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ مجھے آسمان کی خبر نے رلا دیا ہے کہ مجھے اب جنت کی طرف لے جایا جائے گا یا جہنم کی طرف؟ تو میں نے کہا: آپ کو جنت کی بشارت ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا: ''ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جنتی عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ بڑے خوش نصیب ہیں۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے علی رضی اللہ عنہ! میرے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہو؟ کہنے لگے جی ہاں! کہا اے حسن رضی اللہ عنہ! آپ بھی اپنے نانا کی بات کے گواہ بنتے ہو کہ عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہے۔'' الصحیحة: ۸۲٤۔

اللہ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو منور فرمائے

اسماعیل بن زیاد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر رمضان میں مساجد کے پاس سے ہوا ان میں قندیلیں جگمگا رہی تھیں تو فرمانے لگے: اللہ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو منور فرمائے جیسے انہوں نے ہمارے لیے مساجد روشن کیں۔'' کنز العمال، ۳۵۸۰۰۔

اے حسین رضی اللہ عنہ! میرے پاس تشریف لایا کرو

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ہمارے ہاں کسی وقت تشریف لایا کریں۔ ایک بار حضرت حسین رضی اللہ عنہ ملاقات کے لیے گئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے انہوں نے کہا مجھے اندر جانے کی اجازت نہیں ملی۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملنا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حسین رضی اللہ عنہ! ملاقات کے لیے نہیں آئے کیا بات

ہوئی؟، تو سیدنا حسین نے کہا میں فلاں وقت آپ سے ملنے کے لیے گیا تھا لیکن عبداللہ بن عمر کو بھی اس وقت اجازت نہیں ملی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: ''کیا آپ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے درجہ میں ہیں؟ اس کا اور مقام ہے اور آپ کا اور مرتبہ ہے۔'' تاریخ دمشق لابن عساکر ١٤/ ١٧٥۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں جب لوگوں نے مختلف قسم کی باتیں کرنا شروع کیں تو دفاع میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان کو عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق میرے عمدہ قول کے متعلق آگاہ کر دیں۔ یقیناً عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے پھر وہ متقی بنے اور ایمان لائے، پھر وہ متقی بنے اور انہوں نے نیکی کی اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' مصنف ابن ابی شیبة، ٣٧٧٥٧۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: 'جو شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے دین سے برأت کا اظہار کرتا ہے تو وہ یقیناً ایمان سے بری (خالی) ہو گیا۔'' الاستیعاب لابن عبدالبر: ٣/ ١٠٤٤۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے محبت

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان سے بے پناہ محبت فرماتے، ان کی نسبت سے اپنے ایک بیٹے کا نام بھی ''عثمان'' رکھا۔ قدم قدم پر ان کے صدق وصفا کی گواہی دیتے۔ ایک دفعہ خطبہ جمعہ میں سورۃ الانبیاء کی اس آیت کو تلاوت فرمایا: ''نیکیوں میں سبقت لے جانے والے جہنم سے دور ہٹا دیے گئے''۔ اس آیت کو تلاوت فرما کر آپ نے فرمایا ((عُثْمَانُ مِنْهُمْ)) ان خوش نصیبوں میں ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه: ١٢/ ٥٢، ٣٢٠٤٣

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ شہادت عثمان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر وبیشتر آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا کرتے تھے:

«« اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَءُ إِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ»» . فضائل صحابه: ١/ ٤٥٢، :٧٢٧

''اے اللہ! میں عثمان رضی اللہ عنہ کے خون سے تیرے ہاں اپنی براءت پیش کرتا ہوں۔''

جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابان کے نکاح میں حضرت جعفر رحمہ اللہ کی پوتی

ابن قتیبہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد کے تذکرے میں آپ کے بیٹے ابان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات لکھی کہ: ''اور اس کے پاس (نکاح میں) ام کلثوم بنت عبداللہ ابن جعفر تھیں۔''

المعارف لابن قتیبہ:۱/ ۲۰۱

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی پوتی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پوتے کے نکاح میں

''حضرت ملیکہ علیہا السلام کی سگی بہن ام قاسم بنت حسن بن حسن سے مروان بن ابان بن عثمان بن عفان نے نکاح کیا، تو ان کے ہاں پھر محمد بیٹے کی پیدائش ہوئی۔'' جمهرة انساب العرب لابن حزم:۱/ ۴۲۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دفاع

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا جب مفسدین نے محاصرہ کیا تو اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دفاع لیے جو لوگ آگے بڑھے ان میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بھی تھے جس کا ذکر امام ابن کثیر نے اپنی مایہ ناز تاریخ کی کتاب میں کیا ہے۔ ''عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو بہت سے زخم لگے اور اسی طرح حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم بھی زخمی ہوئے۔'' البداية والنهاية:۷/ ۲۱۰۔

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نفوس قدسیہ کے لیے ہم دعا گو ہیں:

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (الحشر:۱۰)

''اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنہوں نے ایمان لانے میں پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے۔ اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

معجزہ اور کرامات

محمد سعید السد لیس (چشتیاں)

ہم زیرِ مطالعہ موضوع پر تعلیمات قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام کی دو اصطلاحات معجزہ اور کرامت کی حقیقت کو پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے وہ بھائی جو لاعلمی کی بنیاد پر اسلامی عقیدہ کی ایک بہت بڑی اصل کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہو کر شریعت مطہرہ یعنی قرآن وسنت سے ہمیشہ دور رہتے ہیں۔انہیں اپنی اصلاح کی فکر لگ جائے اور وہ تائب ہو کر اپنے رب کریم کے ہاں سرخرو ہو سکیں۔آیئے پہلے معجزہ کے بارے میں حقیقت سے آشنا ہوتے ہیں۔کیونکہ شرک کا چور دروازہ معجزہ اور کرامت میں غلط فہمی بھی ہے۔

جن اشخاص سے خرق عادت افعال سرزد ہوتے ہیں۔ان کے بارے میں لوگوں کو اولاً یہ خیال آتا ہے کہ یہ خود الٰہ تو نہیں ہیں۔لیکن ان میں اللہ عزوجل کی صفات ضرور موجود ہیں۔وگرنہ ایسے افعال ان سے کیونکہ سرزد ہوتے ہیں۔جو انسانی قدرت سے بالاتر ہیں۔اور پھر یہی خیال رفتہ رفتہ دیوتا اور اوتار تک کی منازل طے کرتے کرتے بالآخر ''معبود'' تک پہنچ جاتا ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اس بنیاد پر لوگوں نے اللہ کا بیٹا قرار دیا اور اس بنیاد پر فی زمانہ رسول اللہ ﷺ کو اوصاف الٰہی میں شریک کیا جا رہا ہے۔

معجزہ حقیقت

لغت میں عاجز اور تھکا دینے والی چیز کو معجزہ کہتے ہیں۔اسلامی اصطلاح میں معجزہ ایسے عمل کا نام ہے جو سلسلہ انساب کے بغیر عالم وجود میں آجائے۔مثلاً اونٹنی کا چٹان سے پیدا ہو جانا،اللہ کے خلیل موحدِ اعظم سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا آگ سے صحیح سلامت باہر تشریف لے آنا،نبی ﷺ کا اسراء معراج کا واقعہ اور چاند کا پھٹ جانا۔

مصنف محمد قاسم فرشتہ کی کتاب تاریخ فرشتہ میں مذکور ہے کہ ہندوستان میں مہاراجہ ''مالی باذ'' نے چاند کو دوٹکڑوں میں دیکھا۔اوراس وجہ سے وہ اسلام لے آیا نیز ''بینات'' میں اس پر تفصیلی بحث ہیں۔

جب ایسا کوئی کام رونما ہوتا ہے جو عقل کو تھکا دیتا ہے جو عام حالات سے الگ خاص مقصد کو پورا کرنے کیلئے ظاہر کیا جاتا ہے اور عرف عام میں ''معجزہ'' کہا جاتا ہے۔

معجزہ کے ذریعے اللہ عزوجل اپنے سچے رسول اور پیغمبر کی صداقت وحقانیت کی تصدیق کرتا ہے۔اور جھٹلانے والوں کو باور کرواتا ہے کہ اگر یہ مدعی نبوت اپنے دعوے صادق نہ ہوتا تو اس کی تائید کبھی بھی اس کے ساتھ نہ ہوتی۔پس عام حالات سے کسی پیغمبر کا یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ درحقیقت یہ اس کا اپنا فعل نہیں تھا بلکہ یہ اللہ رب العالمین کا کام ہے۔

جو معجزہ کی صورت میں نبی اور پیغمبر کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوا تا کہ اسکی صداقت کی دلیل بن سکے اور اس میں شک نہیں کہ اگر کسی نبی اور پیغمبر کو معجزہ نہ بھی دیا جاتا تب بھی اس نبی کی پیغمبرانہ زندگی مبارکہ، صحیفہ و کتاب کی موجودگی اور عقلی دلائل و براہین کی روشنی میں اس کی صداقت پر ایمان لانا از بس ضروری ہوتا اور اسکا انکار مذہب کی اصلاح میں کفر والحاد مان جاتا ہے۔چنانچہ اللہ نے اپنے پیغمبروں کی تائید جن نشانیوں سے کی ان میں ان کے کسبِ عمل اور اثر کا کوئی دخل نہ تھا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾

''اور کسی رسول کو یہ قدرت حاصل نہ تھی کہ وہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی نشانی لا سکے''

امام عماد الدین ابن کثیر الدمشقی (المتوفی:۷۷۴) اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں کہ معجزہ ظاہر کرنا کسی نبی کے بس کی بات نہیں یہ اللہ عزوجل کے قبضے کی چیز ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔جو ارادہ کرتا ہے حکم دیتا ہے ہر ایک کا مقررہ وقت اور معلوم مدت کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ٦٥ مکتبہ اسلامیہ ۔بحوالہ مسند احمد :٥/ ٤٢١۔ترمذی ، کتاب النکاح باب ماجافی فقل الترویح:١٥٨٥)

کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کس طرح ڈر گئے تھے۔جب ان کی لاٹھی زندہ سانپ بن گئی تھی۔چنانچہ آپ بھاگ نکلے اور جب تک اللہ عزوجل نے آپ علیہ السلام کے دل سے ڈر

دور نہیں کیا واپس نہیں ہو سکے تھے۔قرآن حکیم ہے:

﴿فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى ۔قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ﴾ (طه:٢٠، ٢١)

''پس انہوں نے اسے زمین پر ڈال دیا تو وہ اچانک سانپ بن کر دوڑنے لگی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''اسے پکڑ لیجئے اور ڈریئے نہیں ہم اسے اس کی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ﴾

(اور اے میرے رسول)''آپ ﷺ نے ان کی طرف مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی ہے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم بدر میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔اے اللہ تعالیٰ! یہ مٹھی بھر لوگ مر جائیں گے تو کون تیرا نام لیوا باقی رہے گا تو جبرائیل امین نے آ کر کہا کہ مُٹھی بھر مٹی ان کافروں کی طرف پھینک مارو آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا کافروں کی ناک ،آنکھ اور منہ مٹی سے بھر گیا اور گرد آلود آندھی گھبرا کر وہ پچھلے پاؤں بھاگ گئے اور ان کو شکست ہوئی حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے روز ہم نے آسمان سے ایک آواز سنی ایک تھال میں کنکر ڈال کر ہلائے گئے ہوں یہ حضور کی مٹی پھینکنے کی آواز تھی۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ٢ ، ص ، ٤٧٧ ، مکتبہ اسلامیہ)

ایک اور مقام پر اللہ عزوجل نے فرمایا:﴿قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ﴾ ''آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ نشانیاں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔''

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ تفسیر تیسیر القرآن میں مذکور بالا آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

''مشرکین مکہ اپنے کفر و شرک پر اصرار کرتے ہوئے کہتے تھے اگر محمد ﷺ اپنے دعویٰ نبوت میں صادق ہے تو گزشتہ نبیوں کی طرح اس کے رب نے اسے بھی کچھ مادی نشانیاں کیوں نہیں دی تو اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کی زبانی ان کا جواب دیا کہ معجزات کا مالک تو اللہ ہے وہ اپنی مرضی سے جب اور جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔کوئی دوسرا اس پر قادر نہیں میرا کام تو صرف لوگوں کے سامنے پوری صراحت و وضاحت کے ساتھ اللہ کے دین کو بیان کر دینا ہے'' [جاری ہے....

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھئے.....دوست واحباب کو تحفہ
میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

آپ کا اعتماد ہمارا عزم

بن اسحاق

ٹریول اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ

حج و عمرہ کا با اعتماد ادارہ

بہترین عمرہ پیکج | سستے ترین ٹکٹ

ویزہ پروٹیکٹ | وزٹ ویزہ

عمرہ سہولت سکیم

2000 ماہانہ میں بذریعہ قرعہ اندازی
عمرہ کی سعادت حاصل کریں۔

ابوھریرہ محمد عاشق مقبول نمبردار 0300-4241202, 0332-2441202, 063-2441202

وہاب پلازہ فورٹ عباس روڈ ڈاھرانوالہ

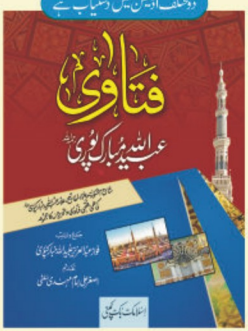

دو مختلف ایڈیشن میں دستیاب ہے

شارح مشکوٰۃ مرعاۃ المفاتیح، علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ
کی علمی فقہی فتاوی وتحریروں کا مجموعہ

فتاوی
عبداللہ مبارک پوری رحمہ اللہ
جلد اول، دوم

جمع وترتیب
فواز عبدالعزیز عبید اللہ مبارکپوری

تقدیم
اصغر علی امام مہدی سلفی

ملنے کا پتہ

اسلامک بک کمپنی
امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان 041-2647308 - 0321-6607308
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 0333-6607308 - 0300-8658535
e-mail: islamicbookcompany@gmail.com